قال رسول اللہ ﷺ: نَضَّرَ اللهُ اِمرأً سَمِعَ مِنَّا شَيئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

أربعون حديثا في دعوة الدين

36

سلسلة اربعينات الحديث النبوي

اربعینِ دعوتِ دین

تألیف:

ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنّہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:
نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

36
سلسلۃ اربعینات الحدیث النبوی

أربعون حديثا
فی دعوة الدين

اربعینِ دعوتِ دین

تالیف:
ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

نام کتاب: ارِبعین دعوتِ دین

تألیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرستِ مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰہِ بِإِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَہٗ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَہٗ -وَھُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾ [الجمعۃ : 2]۔ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحَابَتِہٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْھِمْ وَمَنْ تَبِعَھُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۲﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴿۵۲﴾﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقینا لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچادیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ...﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

1. فتح القدير : 488/1۔
2. صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ۔۔۔ الآیة﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝﴾ [النجم : 3-4]

"اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔"

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ﴾ [النساء : 113]

"اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔"

صاحب "فتح البیان" لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّیْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

"رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔"

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهٗ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهٗ بِهٖ وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهٗ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ"[1]

"یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔"

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشادِ نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ۔۔۔))[2]

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔"

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف وتبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

''هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔''[1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ۔ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ۔'' [2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہدِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰی أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) 1

”میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء وعلماء سے اٹھائے گا۔“

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبداللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ”فِیْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ“ کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ”وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا“ کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ”قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ“ کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ”كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ“ کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ 2

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ”اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ“ کے نام سے کتب مرتب کردیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

1 العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

2 تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووي، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقي : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبداللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبداللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ" حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ" اور ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِی السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقر مجلہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ "أَلْاَرْبَعُوْنَ فِی دَعْوَةِ الدِّیْنِ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرما دے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وکتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ، وَنَسْتَعِيْنُهٗ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَمَّا بَعْدُ!

دعوتِ دین کی ابتدا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سے ہو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَ لِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ لِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴾ (ابراهيم: 52)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”یہ (قرآن) لوگوں کے لیے ایک پیغام ہے، تاکہ اس کے ذریعے سے انھیں ڈرایا جائے، اور تاکہ انھیں معلوم ہو جائے کہ بے شک وہی (اللہ) معبود واحد ہے، اور تاکہ عقل مند نصیحت حاصل کریں۔“

حدیث: 1

((حَدَّثَ شَيْخٌ مِنْ بَنِيْ مَالِكِ بْنِ كِنَانَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِسُوْقِ ذِي الْمَجَازِ يَتَخَلَّلُهَا، يَقُوْلُ: يَآيُّهَا النَّاسُ! قُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوْا. قَالَ: وَأَبُوْجَهْلٍ يُحْثِيْ عَلَيْهِ التُّرَابَ، وَيَقُوْلُ: لَا يَغُرَّنَّكُمْ هٰذَا عَنْ دِيْنِكُمْ، فَإِنَّمَا يُرِيْدُ لِتَتْرُكُوْا آلِهَتَكُمْ، وَتَتْرُكُوْا اللَّاتَ وَالْعُزّٰى، قَالَ: وَمَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.)) [1]

”امام احمد نے بنو مالک بن کنانہ کے ایک شیخ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ

[1] مسند أحمد، رقم: 23192، 246/38-247- حافظ ہیثمی لکھتے ہیں: اس کو احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے راویان صحیح کے راویوں میں سے ہیں۔ مجمع الزوائد: 22/6.

انہوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سوق ذوالمجاز میں دیکھا کہ آپ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے: اے لوگو! تم "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کہہ دو فلاح پالو گے۔ انہوں نے بیان کیا: اور ابوجہل آنحضرت ﷺ پر مٹی ڈالتا اور کہتا: یہ تمہیں تمہارے دین سے بھٹکا نہ دے، کیونکہ وہ تو چاہتا ہے کہ تم اپنے معبودوں کو چھوڑ دو اور لات وعزیٰ کو چھوڑو۔ رسول اللہ ﷺ اس کی طرف توجہ نہ دیتے۔"

حسب استطاعت دعوت کا کام کریں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ۝۴۰﴾

(الرعد: 40)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "آپ کے ذمے تو صرف پہنچا دینا ہی ہے، اور ہمارے ذمے حساب لینا ہے۔"

حدیث: 2

((وَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَ لَوْ اٰيَةً .)) [1]

"اور حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری طرف سے دین کی باتیں دوسروں تک پہنچاؤ، خواہ ایک آیت ہی ہو۔

دعوت وتبلیغ کا کام ضرور کریں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي

---

[1] صحيح بخاری، كتاب أحاديث الأنبياء، رقم: 3461.

الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ﴾ (المائدہ : 67)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے رسول! آپ کے رب کی طرف سے آپ پر جو نازل کیا گیا ہے وہ لوگوں تک پہنچا دیجیے۔ اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو گویا آپ نے اس کی پیغمبری کا حق ادا نہ کیا، اور اللہ آپ کو لوگوں (کے شر) سے بچائے گا، اور بلاشبہ اللہ کافروں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔''

حدیث 3:

((وَ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّمَا اَنَا مُبَلِّغٌ، وَ اللّٰهُ يَهْدِىْ، وَ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ، وَ اللّٰهُ يُعْطِىْ.)) [1]

''اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تو اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچانے والا ہوں، اور ہدایت تو اللہ تعالیٰ ہی دیتے ہیں، میں تو مال تقسیم کرنے والا ہوں، اور عطا کرنے والے تو اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔''

دعوت دین دینے والے کے لیے رسول اللہ ﷺ کی دعا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِيْلِ ۫ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَ يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ﴾ (الاعراف : 157)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(یعنی) وہ لوگ جو اس رسول اُمی نبی (محمد ﷺ) کی پیروی کرتے ہیں جس کا ذکر وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا پاتے ہیں، وہ

[1] صحيح الجامع الصغير، رقم: 2347، سلسلة الصحيحة، رقم: 1628.

انھیں اچھے کاموں کا حکم دیتا ہے اور انھیں برے کاموں سے روکتا ہے۔ اور وہ ان کے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کرتا ہے اور ان پر ناپاک چیزیں حرام ٹھہراتا ہے اور ان پر سے ان کے بوجھ اور وہ طوق اتارتا ہے جو ان پر تھے، چنانچہ جو لوگ اس پر ایمان لائے اور انھوں نے اس کی تعظیم کی اور اس کی مدد کی اور اس نور (ہدایت) کی پیروی کی جو اس پر نازل کیا گیا، وہی فلاح پانے والے ہیں۔''

حدیث: 4

((وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ.)) [1]

''اور سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا، رسول اللہ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جس نے ہم سے حدیث سنی تو پھر اُسے یاد کر کے آگے دوسروں تک پہنچائی۔''

پہلے قریبی لوگوں کو دعوت دیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴾ (الشعراء:214)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اپنے سب سے قریب رشتہ داروں کو ڈرا۔''

حدیث: 5

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لِعَمِّهِ قُلْ: لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ: لَوْلَا أَنْ تُعَيِّرَنِي

---

[1] سنن ترمذی، رقم الحدیث: 2657، سنن ابوداؤد، کتاب العلم، باب فضل نشر العلم، رقم: 3660، سنن ابن ماجه، کتاب العلم، باب بلغ علما، رقم: 230۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

قُرَيْشٌ۔ يَقُولُونَ: إِنَّمَا حَمَلَهُ عَلٰى ذٰلِكَ الْجَزَعُ ، لَأَقْرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ﴾ (القصص: 56).)) [1]

''اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا سے ارشاد فرمایا: لَآ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ کہہ لیجئے تا کہ میں قیامت کے دن آپ کا گواہ بن جاؤں۔ ابو طالب نے جواب دیا: اگر قریش کے اس طعنہ کا ڈر نہ ہوتا کہ ابوطالب نے صرف موت کی گھبراہٹ سے کلمہ پڑھا ہے تو میں کلمہ پڑھ کر ضرور آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ﴾ ''آپ جس کو چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں ہدایت دے دیں۔''

اللہ تعالیٰ کے حقوق کی دعوت دینا

حدیث: 6

((وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ ، يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ، وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا ، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا ، فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟ فَقَالَ: هُوَ ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ! يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ ، قَالَ: فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ ، فَأُتِيَ بِهِ ، فَبَصَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي عَيْنَيْهِ ،

[1] صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب الدلیل علی صحة اسلام............، رقم: 135.

وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ، حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ ، فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا ، فَقَالَ: انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ ، حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيهِ ، فَوَاللّٰهِ! لَأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ .)) [1]

''اور سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے دن ارشاد فرمایا کہ کل میں ایسے شخص کو خیبر کا جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں، اس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ خیبر کی فتح عطا فرمائے گا۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رات بھر سوچتے رہے کہ یہ جھنڈا کسے دیا جائے گا؟ صبح سویرے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگئے، سب کو یہ اُمید تھی کہ وہ جھنڈا اسے دیا جائے گا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ آپ کو بتلایا گیا کہ اُن کی آنکھیں دُکھ رہی ہیں، پھر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان کی طرف آدمی بھیج کر انھیں بلا لیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور دعا فرمائی جس سے وہ فوراً صحت یاب ہوگئے، جیسے انھیں درد تھا ہی نہیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں جھنڈا عطا کیا، اور ارشاد فرمایا کہ نہایت خاموشی سے نکلو اور (یہودی کی بستی) بستی (خیبر) میں ہی جا کر رکو، پھر انھیں اسلام کی دعوت دو، اور دین اسلام میں ان پر جو اللہ کے حقوق عائد ہوتے ہیں

[1] صحيح بخاري، كتاب المغازي، رقم: 4210، صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، رقم: 2406.

ان سے انھیں باخبر کر دو، اللہ کی قسم تمھارے ذریعے اللہ تعالیٰ صرف ایک شخص کو دین کی ہدایت دے دے تو یہ تمھارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔''

دعوت کے راستے میں پیش آنے والی تکالیف برداشت کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ﴾ (قٓ: 45)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''سو قرآن کے ساتھ اس شخص کو نصیحت کر جو میرے عذاب کے وعدے سے ڈرتا ہے۔''

حدیث: 7

((وَ عَنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ اَتَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّفَا فَصَعِدَ عَلَيْهِ، ثُمَّ نَادٰى: يَا صَبَاحَاه، فَاجْتَمَعَ النَّاسُ اِلَيْهِ بَيْنَ رَجُلٍ يَجِيءُ اِلَيْهِ وَ بَيْنَ رَجُلٍ يَبْعَثُ رَسُوْلَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، يَا بَنِيْ فِهْرٍ، يَا بَنِيْ كَعْبٍ، اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلًا بِسَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ تُرِيْدُ اَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ صَدَّقْتُمُوْنِيْ؟ قَالُوا: نَعَمْ! قَالَ: فَاِنِّيْ نَذِيْرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ، فَقَالَ اَبُوْ لَهَبٍ: لَعَنَهُ اللّٰهُ- تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ! اَمَا دَعَوْتَنَا اِلَّا لِهٰذَا؟ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ﴾ .)) [1]

''اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے ﴿وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ آیت نازل فرمائی (اور آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے) تو آپ نے صفا پہاڑی پر چڑھ کر زور سے پکارا: يَا صَبَاحَاه: یعنی لوگو! صبح

[1] مسند احمد: 17/5۔ شیخ حمزہ زین نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

دشمن حملہ کرنے والا ہے اس لیے یہاں جمع ہو جاؤ۔ چنانچہ سب لوگ آپ ﷺ کے پاس جمع ہو گئے کوئی خود آیا، کسی نے اپنا قاصد بھیج دیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنوعبدالمطلب، بنو فِهرْ، بنو کَعْب! ذرا یہ تو بتاؤ اگر میں تمہیں یہ خبر دوں کہ اس پہاڑ کے دامن میں گھڑ سواروں کا ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے کیا تم مجھے سچا مان لو گے؟ سب نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں ایک سخت عذاب آنے سے پہلے اس سے ڈرانے والا ہوں۔ ابولہب بولا۔ اللہ کی لعنت ہو (نعوذ باللہ) تو ہمیشہ کے لیے برباد ہو جائے، ہمیں محض اس لیے بلایا تھا؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے ﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ﴾ سورت نازل فرمائی جس میں فرمایا: ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ برباد ہو جائے۔''

دوسرے علاقے میں دعوت کے کام کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْۤ اَدْعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝﴾ (یوسف: 108)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(اے نبی!) کہہ دیجیے: یہی میری راہ ہے، میں (تمھیں) اللہ کی طرف بلاتا ہوں، میں اور وہ لوگ جنھوں نے میری اتباع کی بصیرت پر ہیں۔ اور اللہ پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں۔''

حدیث: 8

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ

يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ .)) ❶

''اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو انہیں ارشاد فرمایا: یقیناً آپ اہل کتاب میں سے ایک قوم کے پاس جا رہے ہو، لہٰذا سب سے پہلے آپ انھیں "لا الـه الا اللّٰه" کی گواہی دینے کی دعوت دیں۔''

برائی کو روکنا ضروری ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ لْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۱۰۴﴾

(آل عمران : 104)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور لازم ہے کہ تمھاری صورت میں ایک ایسی جماعت ہو جو نیکی کی طرف دعوت دیں اور اچھے کام کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔''

حدیث :9

((وَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ رَأٰى مِنْكُمْ مُّنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ، فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ، وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ)) ❷

''اور سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد

---

❶ صحيح بخاری، كتاب الزكوة، رقم: 1458، صحيح مسلم، كتاب الايمان، رقم: 121.

❷ صحيح مسلم، باب بيان كون النهى عن المنكر من الايمان......، رقم: 177.

فرماتے ہوئے سنا: جو شخص تم میں سے کسی برائی کو دیکھے تو اس کو چاہئے کہ اپنے ہاتھ سے بدل دے اگر (ہاتھ سے بدلنے کی) طاقت نہ ہو تو زبان سے اس کو بدل دے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے اسے برا جانے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔''

بھلائی کی طرف دعوت دینے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۙ۝۴۵ وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝۴۶ ﴾ (الاحزاب: 45، 46)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اللہ کی طرف بلانے والا اس کے اذن سے اور روشنی کرنے والا چراغ۔ اور ایمان والوں کو خوش خبری دے کہ ان کے لیے اللہ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے۔''

حدیث: 10

((وَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَهُ وَ اَهْلُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا ، وَحَتَّى الْحُوْتُ لَيُصَلُّوْنَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ .)) [1]

''اور سیدنا ابو امامہ باھلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ اپنی رحمت کرتا ہے اور اس کے فرشتے اور آسمانوں اور زمین والے حتیٰ کہ چیونٹیاں اپنی بلوں میں اور مچھلیاں اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے۔''

---

[1] صحیح جامع ترمذی، ابواب العلم، رقم2141, 2838, 343/2.

برائی سے روکنے میں عافیت ہے

حدیث:11

((وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ، فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا، فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوا: لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا، فَإِنْ يَتْرُكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا، وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيعًا.)) [1]

''اور سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہے اور اس شخص کی جو اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے ان لوگوں کی طرح ہے (جو ایک پانی کے جہاز پر سوار ہوں)۔ قرعہ سے جہاز کی منزلیں مقرر ہوگئی ہوں کہ بعض لوگ جہاز کے اوپر کے حصے میں ہوں اور بعض لوگ نیچے کے حصہ میں ہوں۔ نیچے کی منزل والوں کو جب پانی لینے کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ اوپر آتے ہیں اور اوپر کی منزل پر بیٹھنے والوں کے پاس سے گزرتے ہیں۔ انہوں نے سوچا کہ اگر ہم اپنے (نیچے کے) حصے میں سوراخ کر لیں (تاکہ اوپر جانے کے بجائے سوراخ سے ہی پانی لے لیں) اور اپنے اوپر والوں کو تکلیف نہ دیں (تو کیا ہی اچھا ہو) اب اگر اوپر والے نیچے والوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیں، اور ان کو ان کے اس ارادے سے نہ روکیں

---

[1] صحيح البخارى، باب هل يقرع فى القسمة والاستهام فيه؟ رقم:2493.

(اور وہ سوراخ کر لیں) تو سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے اور اگر وہ ان کے ہاتھوں کو پکڑ لیں گے (سوراخ نہیں کرنے دیں گے) تو وہ خود بھی اور دوسرے تمام مسافر بچ جائیں گے۔''

برائی کو دیکھ کر خاموش رہنے کی سزا

حدیث: 12

((وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَوْحَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَنِ اقْلِبْ مَدِيْنَةَ كَذَا وَ كَذَا بِاَهْلِهَا قَالَ: يَا رَبِّ! اِنَّ فِيْهِمْ عَبْدَكَ فُلَانًا لَمْ يَعْصِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ، قَالَ: فَقَالَ: اِقْلِبْهَا عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمْ، فَاِنَّ وَجْهَهٗ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيَّ سَاعَةً قَطُّ.)) [1]

''اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سیدنا جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ فلاں شہر کو شہر والوں سمیت الٹ دو۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! اس شہر میں آپ کا فلاں بندہ بھی ہے جس نے ایک لمحہ بھی آپ کی نافرمانی نہیں کی۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ تم اس شہر کو اس شخص سمیت سارے شہر والوں پر الٹ دو کیونکہ شہر والوں کو میری نافرمانی کرتا ہوا دیکھ کر اس شخص کے چہرے کا رنگ ایک گھڑی کے لیے بھی نہیں بدلا۔''

---

[1] شعب الإيمان للبيهقي: 97/6، رقم: 7587، مشكاة المصابيح، رقم: 5152.

کتمان علم کی سزا

حدیث :13

((وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهُ ثُمَّ كَتَمَهُ أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ.)) [1]

''اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس سے علم کی بات پوچھی گئی، اس نے جاننے کے باوجود چھپا لیا تو اسے قیامت کے روز آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔''

مشکل حالات میں دعوت کا کام کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ﴾ (آل عمران: 110)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تم بہترین امت ہو جو لوگوں (کی اصلاح) کے لیے پیدا کی گئی ہے، تم نیک کاموں کا حکم دیتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو اور تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔''

حدیث :14

((وَعَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ فَقُلْتُ: يَا أَبَا ثَعْلَبَةَ، كَيْفَ تَقُولُ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ ﴿ عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ ﴾ قَالَ: أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْهَا خَبِيْرًا، سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ

[1] سنن ترمذی، باب ما جاء فی کتمان العلم، رقم: 2649، سنن ابن ماجه، رقم: 264۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: بَلْ ائْتَمِرُوا بِالْمَعْرُوفِ، وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا، وَهَوًى مُتَّبَعًا، وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً، وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ: فَعَلَيْكَ يَعْنِي بِنَفْسِكَ، وَدَعْ عَنْكَ الْعَوَامَّ، فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ، الصَّبْرُ فِيهِ مِثْلُ قَبْضٍ عَلَى الْجَمْرِ، لِلْعَامِلِ فِيهِمْ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِهِ، وَزَادَنِي غَيْرُهُ: قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْكُمْ.)) [1]

''اور سیدنا ابواُمیہ شعبانی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ﴾ ''تم اپنی فکر کرو'' کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! تم نے ایسے شخص سے یہ بات پوچھی ہے جو اس کے بارے میں خوب جانتا ہے۔ میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کا مطلب پوچھا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا (کہ یہ مطلب نہیں کہ صرف اپنی ہی فکر کرو) بلکہ ایک دوسرے کو بھلائی کا حکم کرتے رہو اور برے کاموں سے روکتے رہو، یہاں تک کہ جب دیکھو کہ لوگ عام طور سے بخل کر رہے ہیں، خواہشات کو پورا کیا جا رہا ہے، دنیا کو دین پر ترجیح دی جا رہی ہے اور ہر شخص اپنی رائے کو پسند کر رہا ہے (دوسرے کی نہیں مان رہا) تو اس وقت عوام کو چھوڑ کر اپنی اصلاح کی فکر میں لگ جاؤ کیونکہ آخری زمانہ میں ایسے دن آنے والے ہیں جن میں دین کے احکامات پر استقامت کے ساتھ عمل کرنا اتنا مشکل ہوگا جیسے انگارے کو پکڑنا۔ ان دنوں میں عمل کرنے والے کو اس کے ایک عمل پر اتنا ثواب ملے گا جتنا پچاس افراد کو اس عمل کے کرنے پر ملتا ہے۔

---

[1] سنن ابوداؤد، باب الامر و النهی، رقم:4341.

حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان میں سے پچاس کا اجر ملے گا (یا ہم میں سے پچاس! کیونکہ صحابہ کے عمل کا اجر و ثواب زیادہ ہے) ارشاد فرمایا: تم میں سے پچاس کا اجر اس ایک شخص کو ملے گا۔''

برائی کا حکم دینا اللہ کی ناراضگی کا باعث

حدیث 15:

((وَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ خَثْعَمٍ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ، قَالَ: قُلْتُ: اَنْتَ الَّذِي تَزْعَمُ اَنَّكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ الْأَعْمَالِ اَبْغَضُ اَلَى اللّٰهِ، قَالَ: اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: قَطِيْعَةُ الرَّحِمِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: ثُمَّ الْاَمْرُ بِالْمُنْكَرِ وَ النَّهِيُ عَنِ الْمَعْرُوْفِ .)) [1]

''اور قبیلہ خثعم کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا، کیا آپ نے دعویٰ کیا ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کون سا عمل ایسا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کو سخت دشمنی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! اس کے بعد؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: برائی کا حکم دینا اور نیکی سے روکنا۔''

---

[1] مسند أبويعلى: 229/12, 230، رقم الحديث: 6839، مطبوعة دار الثقافة العربيه، دمشق.

قول وفعل میں تضاد

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ ﴾ (الصف : 2، 3)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! کیوں کہتے ہو جو تم نہیں کرتے۔ اللہ کے نزدیک ناراض ہونے کے اعتبار سے بڑی بات ہے کہ تم وہ کہو جو تم نہیں کرتے۔''

حدیث: 16

((وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہما ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُ بَطْنِهِ فِي النَّارِ ، فَيَدُورُ بِهَا كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ فِي الرَّحَى فَيَجْتَمِعُ عَلَيْهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ: أَيْ فُلَانُ مَا شَأْنُكَ؟ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ فَيَقُوْلُ: بَلَى ، كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ ، وَأَنْهٰكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ .)) [1]

''اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک آدمی کو قیامت کے روز لایا جائے گا اور اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا اس کی انتڑیاں (پیٹ سے) باہر آگ میں نکل آئیں گی اور وہ جہنم میں چکی کے گدھے کی طرح انتڑیوں کو لیے ہوئے گھومے گا۔ جہنمی اس کے پاس اکٹھے ہو جائیں گے اور پوچھیں گے ارے صاحب! یہ کیا؟ کیا تم

[1] صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، رقم: 3667.

وہی نہیں جو ہمیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے؟ وہ کہے گا ہاں کیوں نہیں میں تمہیں نیکی کا حکم کرتا تھا لیکن خود نیکی نہیں کرتا تھا، میں تمہیں برائی سے روکتا تھا لیکن خود برائی کرتا تھا۔''

نبی کریم ﷺ کا ایک عظیم وعظ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَ اْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ انْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَاۤ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۚ﴾ (لقمان : 17)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے میرے چھوٹے بیٹے! نماز قائم کر اور نیکی کا حکم دے، اور برائی سے منع کر، اور اس (مصیبت) پر صبر کر جو تجھے پہنچے، یقیناً یہ ہمت کے کاموں سے ہے۔''

حدیث: 17

((وَ عَنْ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا، فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَأَنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا؟ فَقَالَ: أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ.)) [1]

---

[1] سنن ابو داؤد، باب في لزوم السنة، رقم: 4607، سنن ابن ماجة، رقم: 42، سنن ترمذی، رقم: 2676۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''اور حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، نماز کے بعد ہماری طرف توجہ فرمائی اور ہمیں بڑا موثر وعظ فرمایا جس سے لوگوں کے آنسو بہہ نکلے اور دل کانپ اٹھے، ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آج آپ نے اس طرح وعظ فرمایا ہے جیسے یہ آپ کا آخری وعظ ہو، ایسے وقت میں آپ ہمیں کس چیز کی تاکید فرماتے ہیں؟ ہمیں کچھ وصیت بھی فرما دیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے، اپنے امیر کی بات سننے، اوراس کی اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں، خواہ تمہارا امیر حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو (اور یاد رکھو) جو لوگ میرے بعد زندہ رہیں گے وہ امت میں بہت زیادہ اختلافات دیکھیں گے۔ ایسے حالات میں میری سنت پر عمل کرنے کو لازم بنا لینا اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے طریقے کو تھامے رکھنا اوراس پر مضبوطی سے جمے رہنا نیز دین میں پیدا کی گئی نئی باتوں (بدعتوں) سے بچنا کیونکہ دین میں ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

اپنے گھر والوں کو دین کی تعلیم دینا

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓىٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ۝ ﴾ (التحریم : 6)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں، اس پر سخت دل، بہت مضبوط فرشتے مقرر ہیں، جو اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے جو وہ انھیں حکم دے

اور وہ کرتے ہیں جو حکم دیے جاتے ہیں۔''

حدیث :18

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ ، احْفَظْ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ ، احْفَظْ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلْ اللّٰهَ ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوْ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ ، وَلَوْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ ، رُفِعَتْ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتْ الصُّحُفُ .)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، ایک دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (سوار) تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لڑکے! میں تجھے چند کلمے سکھاتا ہوں (جو یہ ہیں) اللہ تعالیٰ کے احکام کی حفاظت کر اللہ تعالیٰ (دین و دنیا کے فتنوں میں) تمہاری حفاظت فرمائے گا، اللہ تعالیٰ کو یاد کر، تو تُو اسے اپنے ساتھ پائے گا، جب سوال کرنا ہو تو صرف اللہ تعالیٰ سے سوال کر، جب مدد مانگنا ہو تو صرف اللہ تعالیٰ سے مانگ، اور اچھی طرح جان لے کہ اگر سارے لوگ تجھے نفع پہنچانے کے لیے اکٹھے ہو جائیں تو کچھ بھی نفع نہیں پہنچا سکیں گے سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، اور اگر سارے لوگ تجھے نقصان پہنچانا چاہیں تو تجھے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، قلم (تقدیر لکھنے والے) اٹھا لیے

---

[1] سنن ترمذی، ابواب صفة القيامة، والرقائق والورع، رقم :2516، المشكاة، رقم : 5302۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

گئے ہیں اور صحیفے جن میں تقدیر لکھی گئی ہے، خشک ہو چکے ہیں۔''

حکمرانوں کو اسلام کی تبلیغ کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝۴۱ ﴾

(الحج: 41)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ لوگ کہ اگر ہم انھیں زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے، اور زکوٰۃ دیں گے، اور اچھے کام کا حکم دیں گے، اور برے کام سے روکیں گے، اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے قبضہ میں ہے۔''

حدیث: 19

((وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا...... ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِي بَعَثَ بِهِ دِحْيَةُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى فَدَفَعَهُ إِلَى هِرَقْلَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ، سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى، أَمَّا بَعْدُ: فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ وَ ﴿ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَیْـًٔا وَّ لَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝۶۴ ﴾ (آل عمران: 64))) [1]

[1] صحيح بخاری، باب كيف كان بدء الوحی، رقم: 7.

''اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ...... ہرقل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا جو آپ نے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو دے کر بصرہ کے حاکم کے پاس بھیجا تھا اور اس نے وہ خط ہرقل کو بھیج دیا۔ ہرقل نے وہ خط پڑھا اس میں لکھا تھا: ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' ، محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں کی طرف سے روم کے بادشاہ ہرقل کے نام ہے۔ سلامتی اسی کے لیے ہے جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اما بعد، میں تجھے اسلام کی طرف بلاتا ہوں، اسلام قبول کرے گا تو بچ جائے گا، اور اللہ تجھے دہرا اجر دے گا، اگر اسلام قبول نہیں کرے گا تو تیری رعایا کا گناہ بھی تجھ پر ہوگا۔ ''اے اہل کتاب آؤ ایک ایسے کلمہ کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں اہمیت رکھتا ہے، وہ یہ ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، اور اللہ کے سوا ہم کسی دوسرے کو اپنا رب نہ بنائیں، پس اگر (اہل کتاب) نہ مانیں تو (اے مسلمانو) تم ان سے کہہ دو کہ گواہ رہنا ہم تو (ایک اللہ کے) فرماں بردار ہے۔''

اخلاص کے ساتھ دعوت دینا

حدیث: 20

((وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَهٗ نَاتِلُ اَهْلِ الشَّامِ اَيُّهَا الشَّيْخُ حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَأُتِىَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ: قَاتَلْتُ فِيكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ

قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُقَالَ جَرِیءٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِیَ فِی النَّارِ ، وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَاَ الْقُرْآنَ فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَاْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَاْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِءٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِیَ فِی النَّارِ ، وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ اَنْ يُنْفَقَ فِيهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِیَ فِی النَّارِ .)) [1]

''اور سلیمان بن یسار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، کہ لوگ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بکھر گئے تو ایک شامی سربرآوردہ یا ناتل نامی شخص نے ان سے کہا، اے شیخ! ہمیں وہ حدیث سنایئے، جو آپ نے براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، انہوں نے کہا، ہاں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: سب سے پہلے قیامت کے دن جس کے خلاف فیصلہ ہوگا، وہ ایک شہید ہونے والا آدمی ہے، اسے لایا جائے گا، تو اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں اسے بتائے گا اور وہ ان کا اقرار کرے گا، اللہ تعالیٰ پوچھے گا، تو نے ان نعمتوں سے کیا کام لیا (کن مقاصد کے لیے ان کو استعمال کیا) ہے وہ کہے گا، میں نے تیری خاطر جہاد کیا، حتیٰ کہ مجھے شہید کر دیا گیا، اللہ فرمائے گا، تو جھوٹ بولتا ہے، تو نے تو صرف اس لیے جہاد

[1] صحيح مسلم، كتاب الإمارة، رقم: 4923.

میں حصہ لیا، تاکہ تیری جرأت کے چرچے ہوں، تو یہ چرچے ہو گئے، پھر اس کے بارے میں حکم ہوگا اور اسے اوندھے منہ گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے اور ایک آدمی نے علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن کی قرات کرتا رہا، اسے بھی لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمت کی شناخت کروائے گا اور وہ ان کی شناخت کر لے گا، اللہ اس سے پوچھے گا، تو نے ان سے کیا کام لیا؟ (ان کو کن مقاصد کے لیے استعمال کیا) وہ کہے گا، میں نے علم سیکھا اور اسے سکھایا اور تیری خاطر قرآن کی قرأت کی، اللہ فرمائے گا، تو جھوٹ کہتا ہے، تو نے تو علم اس لیے حاصل کیا، تاکہ تجھے عالم کہا جائے گا اور تو نے قرآن پڑھا، تاکہ تجھے قاری کہا جائے گا، تو تیرا یہ مقصد حاصل ہو چکا، (تیرے عالم اور قاری ہونے کا خوب چرچا ہوا) پھر اس کے بارے میں حکم ہوگا اور اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور ایک تیسرا آدمی ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ نے بھرپور دولت سے نوازا ہوگا اور اسے ہر قسم کا مال عنایت کیا ہوگا، اسے بھی لایا جائے گا اور اللہ اسے اپنی نعمتوں سے آگاہ فرمائے گا اور وہ ان کا اعتراف کر لے گا، اللہ تعالیٰ پوچھے گا، تو نے ان سے کیا کام لیا؟ وہ کہے گا، میں نے کوئی کوئی ایسا راستہ نہیں چھوڑا، جہاں تجھے خرچ کرنا پسند تھا، مگر تیری رضا کے حصول کی خاطر میں نے وہاں خرچ کیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تو نے جھوٹ کہا، درحقیقت تو نے یہ سب کچھ اس لیے کیا تاکہ تجھے سخی کہا جائے گا، (تیری فیاضی اور داد و دھش کے چرچے ہوں) سو تیرا یہ مقصد تجھے حاصل ہو گیا، (دنیا میں تیری سخاوت اور داد واھش کے خوب چرچے ہوئے) پھر اس کے بارے میں حکم ہوگا اور اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔"

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرنے والوں کے لیے وعید

حدیث: 21

((وَ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَان عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنْ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ)) ❶

''اور سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تم ضرور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو، ورنہ اللہ تعالیٰ عنقریب تم پر اپنا عذاب بھیج دیں گے پھر تم دعا بھی کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول نہ کریں گے۔

حصولِ علم کے لیے سفر کا ثواب

حدیث: 22

((وَ عَنْ أَبِي اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ، لَا يُرِيْدُ إِلَّا أَنْ يَتَعَلَّمَ خَيرًا أَوْ يُعَلِّمَهُ كَانَ لَهُ كَأَجْرِ حَاجٍّ تَامًّا حَجَّتُهُ.)) ❷

❶ سنن الترمذی، باب ما جاء فی الامر بالمعروف والنهی عن المنكر، رقم: 216۔ امام ترمذی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

❷ الترغیب والترهیب، کتاب العلم، الترغیب فی الرحلة فی طلب العلم، رقم الحدیث: 104/104، شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو (صحیح) قرار دیا ہے۔(صحیح الترغیب والترهیب 110/1).

''اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسجد کی طرف روانہ ہو، خیر سیکھنے یا سکھلانے کے سوا اس کا کوئی مقصد نہ ہو، تو اس کے لیے ایسے حج کرنے والے کے مثل ثواب ہے جس کا حج پورا ہو چکا ہو۔''

بنی اسرائیل اور فریضہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ﴾ (العنکبوت : 46)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تم اہل کتاب سے احسن انداز ہی سے بحث و تکرار کرو۔''

حدیث :23

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ أَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّقْصُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى الرَّجُلَ فَيَقُولُ: يَا هَذَا اتَّقِ اللّٰهَ، وَدَعْ مَا تَصْنَعُ؟ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَكَ، ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْغَدِ فَلَا يَمْنَعُهُ ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ أَكِيلَهُ وَشَرِيبَهُ وَقَعِيدَهُ فَلَمَّا فَعَلُوا ذَلِكَ ضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ، ثُمَّ قَالَ: ﴿لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ...الى قوله... فٰسِقُوْنَ﴾ ثُمَّ قَالَ: كَلَّا وَاللّٰهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَأْخُذُنَّ عَلَى يَدَيِ الظَّالِمِ وَلَتَأْطُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا، وَلَتَقْصُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا.)) [1]

[1] سنن ابوداؤد، باب الامرو النهى، رقم:4336.

''اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل میں سب سے پہلی کمی یہ پیدا ہوئی کہ جب ایک شخص کسی دوسرے سے ملتا اور اس سے کہتا یا فلاں! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، جو کام تم کر رہے ہو اسے چھوڑ دو اس لیے کہ وہ کام تمہارے لیے جائز نہیں۔ پھر دوسرے دن اس سے ملتا تو اس کے نہ ماننے پر بھی وہ اپنے تعلقات کی وجہ سے اس کے ساتھ کھانے پینے میں اور اٹھنے بیٹھنے میں ویسا ہی معاملہ کرتا جیسا کہ اس سے پہلے تھا۔ جب عام طور پر ایسا ہونے لگا اور اَمر بالمعروف اور نَہی عَنِ الْمُنْکَر کرنا چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ فرمانبرداروں کے دل نافرمانوں کی طرح سخت کر دیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰي لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ ...الی قولہ... فٰسِقُوْنَ﴾ تک پڑھا۔ بنی اسرائیل پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبانی لعنت کی گئی، یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے نکل جاتے تھے۔ جس برائی میں وہ مبتلا تھے اس سے ایک دوسرے کو منع نہیں کرتے تھے۔ واقعی ان کا یہ کام بلاشبہ برا تھا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی تاکید سے یہ حکم فرمایا کہ تم ضرور نیکی کا حکم کرو اور برائی سے روکو، ظالم کو ظلم سے روکتے رہو اور اس کو حق بات کی طرف کھینچ کر لاتے رہو اور اسے حق پر روکے رکھو۔''

ظالموں کو ظلم سے نہ روکنے کی سزا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰي عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَۨا Ǻ۝ۙ﴾ (الفرقان: 1)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ ذات بڑی ہی بابرکت ہے جس نے اپنے بندے

پر فرقان (قرآن) نازل کیا، تاکہ وہ جہان والوں کے لیے ڈرانے والا ہے۔"

حدیث: 24

((وَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، أَنَّهُ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَئُونَ هَذِهِ الْآيَةَ وَتَضَعُوْنَهَا عَلَى غَيْرِ ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ﴾ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ.)) [1]

"اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو اور اس کی تفسیر غلط بیان کرتے ہو: "اے ایمان والو! تم اپنی جانوں کو لازم پکڑو جب تم ہدایت پر ہو تو گمراہ لوگ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے" اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب لوگ ظالم کو (ظلم کرتے ہوئے) دیکھیں اور وہ اس کو نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ اب سب کو اپنے عذاب میں لپیٹ لے۔"

دعوت دیتے ہوئے ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٥٤﴾﴾ (المائدة: 54)

[1] سنن ترمذی، أبواب تفسير القرآن، باب و من سورة المائده، رقم: 2168، سنن أبي داؤد، كتاب الملاحم، باب الأمر و النهي، رقم: 4338۔ محدث البانی نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے، وہ اسے دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اللہ وسعت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔''

حدیث: 25

((وَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا یَحْقِرُ اَحَدُکُمْ نَفْسَهٗ، قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! کَیْفَ یَحْقِرُ اَحَدُنَا نَفْسَهٗ؟ قَالَ: یَرَی اَمْرًا، لِلّٰهِ عَلَیْهِ فِیْهِ مَقَالٌ، ثُمَّ لَا یَقُوْلُ فِیْهِ، فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ: مَا مَنَعَكَ اَنْ تَقُوْلَ فِیْ کَذَا وَ کَذَا؟ فَیَقُوْلُ: خَشْیَةُ النَّاسِ، فَیَقُوْلُ: فَاِیَّایَ، کُنْتَ اَحَقَّ اَنْ تَخْشٰی)) [1]

''اور سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے آپ کو گھٹیا نہ سمجھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اپنے آپ کو گھٹیا سمجھنے کا کیا مطلب ہے؟ ارشاد فرمایا: کوئی ایسی بات دیکھے جس کی اصلاح کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر ہو لیکن یہ اس معاملہ میں کچھ نہ بولے تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن فرمائیں گے کہ تمہیں کس چیز نے فلاں فلاں معاملہ میں بات کرنے سے روکا تھا؟ وہ عرض کرے گا: لوگوں کے ڈر کی وجہ سے نہیں بولا تھا کہ وہ مجھے تکلیف پہنچائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ میں اس بات کا زیادہ حقدار تھا کہ تم مجھ ہی سے ڈرتے۔''

---

[1] سنن ابن ماجه، باب الامر بالمعروف والنهی عن المنکر، رقم: 4008، التعلیق الرغیب: 169/3.

ساری دنیا تک اسلام کی دعوت پہنچانے کا حکم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ۝۵۵﴾

(الذاريات : 55)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور نصیحت کر، کیونکہ یقیناً نصیحت ایمان والوں کو نفع دیتی ہے۔''

حدیث :26

((وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ: ذَكَرَ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى بَعِيرِهِ وَ أَمْسَكَ إِنْسَانٌ بِخِطَامِهِ أَوْ بِزِمَامِهِ ثُمَّ قَالَ: لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَإِنَّ الشَّاهِدَ عَسٰى أَنْ يُبَلِّغَ مَنْ هُوَ أَوْعٰى لَهُ مِنْهُ.)) [1]

''اور حضرت ابوبکرۃ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ (منیٰ میں دس ذوالحجہ کو) رسول اللہ ﷺ اپنے اونٹ پر تشریف فرما ہوئے۔ ایک آدمی اونٹ کی مہار تھامے ہوئے تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو یہاں حاضر ہے وہ غائب تک یہ احکام پہنچائے، ممکن ہے جو شخص حاضر ہے وہ کسی ایسے آدمی تک یہ احکام پہنچائے جو پہنچانے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہو۔''

مبلغ کو نیک دُعا دینا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ لْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝۱۰۴﴾

(آل عمران : 104)

---

[1] صحيح بخاری، كتاب العلم، باب قول النبی ﷺ: رب مبلغ اوی من سامع، رقم: ....

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو خیر کی طرف بلائے، اور نیک کاموں کا حکم دے، اور برے کاموں سے روکے۔ اور وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔''

حدیث: 27

((وَعَنْ جَرِيرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ إِنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا.)) [1]

''اور سیدنا جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں گھوڑے کی سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مار کر دعا دی: اے اللہ! اسے اچھا گھڑ سوار بنا دیجئے اور خود سیدھے راستہ پر چلتے ہوئے دوسروں کو بھی سیدھا راستہ بتانے والا بنا دیجئے۔''

علماء کا احترام مگر انہیں سجدہ حرام

حدیث: 28

((وَعَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ، فَقُلْتُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَحَقُّ أَنْ يُسْجَدَ لَهُ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: إِنِّي أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ، فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَكَ، قَالَ: أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِي أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوا، لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ

[1] صحيح البخاري، باب من لا يثبت على الخيل: 1104/3، طبع دار ابن كثير، دمشق.

يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ، لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ.)) [1]

''اور حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں حیرہ (یمن کا شہر) آیا تو وہاں کے لوگوں کو اپنے حاکم کے آگے سجدہ کرتے دیکھا، میں نے خیال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ان حاکموں کے مقابلے میں) سجدہ کے زیادہ حق دار ہیں۔ چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو عرض کی یا رسول اللہ! میں نے حیرہ کے لوگوں کو اپنے حاکم کے سامنے سجدہ کرتے دیکھا ہے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کے زیادہ حق دار ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا بتاؤ اگر تمہارا گزر میری قبر پر ہو تو کیا تم میری قبر پر سجدہ کرو گے؟ میں نے عرض کی: نہیں!، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر اب بھی مجھے سجدہ نہ کرو اگر میں کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں اس حق کے بدلے میں جو اللہ تعالیٰ نے مردوں کے لیے مقرر کیا ہے۔''

غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دینا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ بِالۡحَقِّ بَشِيۡرًا وَّ نَذِيۡرًا ۙ وَّ لَا تُسۡـَٔلُ عَنۡ اَصۡحٰبِ الۡجَحِيۡمِ ﴿۱۱۹﴾ ﴾ (البقرہ: 119)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک ہم نے تجھے حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے، اور تجھ سے جہنم والوں کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔''

---

[1] سنن ابی داؤد، کتاب النکاح، رقم الحدیث: 2140۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

حدیث: 29

((وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرِضَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَقَالَ لَهُ: أَسْلِمْ، فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُ: أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ، فَأَسْلَمَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ.)) [1]

''اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک یہودی لڑکا رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ اس کی بیمار پرسی کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور فرمایا کہ مسلمان ہو جاؤ۔ اس نے اپنے باپ کو دیکھا جو وہیں تھا۔ اس نے کہا: ابو القاسم (ﷺ) کی بات مان لو۔ چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے تو آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اس لڑکے کو (جہنم کی) آگ سے بچا لیا۔''

جہاں ضرورت ہو وہاں دعوت زبان سے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ۝﴾

(الفرقان: 52)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''چنانچہ آپ کافروں کی اطاعت نہ کریں اور ان سے بذریعہ قرآن بڑے زور کا جہاد کریں۔''

[1] صحيح البخاری، باب اذا اسلم الصبی فمات......، رقم:1256.

حدیث: 30

((وَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَنْعَشُ لِسَانَهٗ حَقًّا يُعْمَلُ بِهٖ بَعْدَهٗ اِلَّا اَجْرَى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَجْرَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ وَفَّاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثَوَابَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .)) ❶

''اورسیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص اپنی زبان سے کوئی حق بات کہے، جس پر اس کے بعد عمل کیا جاتا رہے تو قیامت تک کے لیے اللہ تعالیٰ اس کا اجر جاری فرما دیتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا پورا پورا ثواب عطا فرمائیں گے۔''

دعوتی عمل فتنوں سے بچنے کا ذریعہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ مَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ﴾ (هود: 117)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور آپ کا رب ایسا نہیں کہ وہ بستیوں کو ظلم کے ساتھ ہلاک کرے جبکہ ان کے باشندے اصلاح کرنے والے ہوں۔''

حدیث: 31

((وَ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ، يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ .)) ❷

❶ مسند احمد 266/3۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحيح مسلم، كتاب الفتن، رقم: 7268.

''اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آدمی کی بیوی میں، اس کے مال میں، اس کی جان میں، اس کی اولاد اور اس کے ہمسائے میں فتنہ ہے جسے نماز، روزہ، صدقہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مٹا دیتے ہیں۔''

بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے کا اجر وثواب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَ يُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝ ﴾ (محمد: 7)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمھاری مدد کرے گا اور تمھارے قدم جما دے گا۔''

حدیث: 32

((وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْبَدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ .)) [1]

''اور سیدنا ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے بھلائی کی طرف رہنمائی کی اسے بھلائی کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے۔''

طلب علم کا ثواب

حدیث: 33

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ دَخَلَ مَسْجِدَنَا

[1] سنن ابوداؤد، (وهو جزء من الحديث) باب في الدال على الخير، رقم: 5129۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

هٰذَا لِيَتَعَلَّمَ خَيْرًا أَوْ يُعَلِّمَهُ كَانَ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَ مَنْ دَخَلَهُ لِغَيْرِ ذٰلِكَ كَانَ كَالنَّاظِرِ مَا لَيْسَ لَهُ .)) ❶

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص ہماری اس مسجد میں خیر سیکھنے سکھلانے کے لیے داخل ہوا وہ مجاہد فی سبیل اللہ کی مثل ہے، اور جو اس کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے آیا وہ اس شخص کی مانند ہے جو اس چیز کو دیکھ رہا ہے جو اس کی نہیں۔''

تبلیغ صرف قرآن وسُنّت کی

حدیث: 34

((وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ اَنْ يُعْبَدَ بِاَرْضِكُمْ وَ لٰكِنْ رَضِيَ اَنْ يُطَاعَ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِمَّا تَحَاقَرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ ، فَاحْذَرُوْا إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ فَلَنْ تَضِلُّوْا اَبَدًا كِتَابَ اللّٰهِ وَ سُنَّةَ نَبِيِّهٖ .)) ❷

''اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ اس سرزمین میں کبھی اس کی بندگی کی جائے گی، لہٰذا اب وہ اسی بات پر مطمئن ہے کہ (شرک کے علاوہ) وہ اعمال جنہیں تم معمولی سمجھتے ہو ان

---

❶ المسند، رقم الحديث:8587, 248/16، سنن ابن ماجه، المقدمة، الانتقاع بالعلم والعمل به، رقم الحديث:240, 48/1۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
❷ مستدرك حاكم، رقم :323۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

میں اس کی پیروی کی جائے، لہٰذا (شیطان سے ہر وقت) خبردار رہو اور (سنو) میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑے جا رہا ہوں جسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ ہے اللہ کی کتاب اور اس کے نبی (ﷺ) کی سنت۔''

داعی سنت کا طریقہ نہ چھوڑے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝﴾ (حم السجده : 33)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور بات کے اعتبار سے اس سے اچھا کون ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ بے شک میں فرماں برداروں میں سے ہوں۔''

حدیث: 35

((وَ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ دَعَا اِلَی هُدًی كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُورِهِمْ شَیْئًا ، وَمَنْ دَعَا اِلَی ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَیْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَیْئًا .)) [1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہدایت اور خیر کے کاموں کی دعوت دے اس کو ان تمام لوگوں کے عمل کے برابر اجر ملتا رہے گا جو اس خیر کی پیروی کریں گے اور پیروی کرنے والوں کے اپنے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ اسی طرح جو گمراہی کے کاموں کی طرف بلائے

[1] صحیح مسلم، باب من سنّ سنة حسنة......، رقم: 6804.

گا اس کو ان سب کے عمل کا گناہ ملتا رہے گا جو اس گمراہی پیروی کریں گے اور اس کی وجہ سے ان پیروی کرنے والوں کے گناہوں میں کوئی کمی نہ ہوگی۔“

داعی کا علم نافع

حدیث :36

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا مَاتَ ابْنُ آدَمَ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ مِنْ بَعْدِهِ، أَوْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ)) [1]

”اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب ابن آدم فوت ہو جاتا ہے تو تین صورتوں کے سوا اس کی نیکیوں کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے: نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے، یا علم جس کا نفع اس کے بعد ہو، یا صدقہ جاریہ۔“

داعی گناہ کے کاموں کو دل سے برا جانے

حدیث :37

((وَعَنِ الْعُرْسِ ابْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيئَةُ فِي الْأَرْضِ كَانَ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا، وَقَالَ مَرَّةً: أَنْكَرَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا، وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا.)) [2]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الوصية، باب ما يلحق الإنسان من ثواب بعد وفاته، رقم الحديث: 14 (1631) ,1255/3.

[2] سنن ابوداؤد، باب الامر و النهى، رقم: 4345۔ محدث البانی نے اسے ”حسن“ کہا ہے۔

''اور سیدنا عمیرہ کندی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب زمین میں کوئی گناہ کیا جاتا ہے تو جس نے اسے دیکھا اور برا سمجھا وہ گناہ کے وبال سے اس شخص کی طرح محفوظ رہے گا جو گناہ کی جگہ پر موجود نہ تھا۔ اور جو گناہ کی جگہ پر موجود نہ تھا لیکن اس گناہ کے ہونے کو برا نہ سمجھا وہ اس گناہ کے وبال میں اس شخص کی طرح شریک رہے گا جو گناہ کی جگہ پر موجود تھا۔''

ہدایت کا ذریعہ بننے والے خوش نصیب ہیں

حدیث: 38

((وَ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ هَذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ، وَلِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيحُ، فَطُوبَى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ، وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحًا لَلشَّرِّ مِغْلَاقًا لِلْخَيْرِ .)) [1]

''اور سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دین نعمتوں کے خزانے ہیں۔ ان نعمتوں کے خزانوں کے لیے کنجیاں ہیں۔ خوش خبری ہو اس بندے کے لیے جس کو اللہ تعالیٰ بھلائی کی چابی (اور) برائی کا تالا بنا دیں یعنی ہدایت کا ذریعہ بنا دیں۔ اور تباہی ہے اس بندے کے لیے جس کو اللہ تعالیٰ برائی کی چابی (اور) بھلائی کا تالا بنا دیں۔ یعنی گمراہی کا ذریعہ بنے۔''

---

[1] سنن ابن ماجه، باب من كان مفتاحا للخير، رقم: 238۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

معلم قابل رشک ہوتا ہے

حدیث: 39

((وَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِنْ مَسْعُودْ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ، فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا، وَ يُعَلِّمُهَا)) [1]

''اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو کے سوا کسی اور پر حسد (یعنی رشک) کرنا درست نہیں: (ایک) وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو مال عطا فرمایا اور پھر اس کو راہ حق میں خوب خرچ کرنے کی قوت سے نوازا گیا ہو۔ اور (دوسرا) وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت سے نوازا ہو، اور وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہو، اور اس کی تعلیم دیتا ہو۔''

معلم شر قابل نفرت ہے

حدیث: 40

((وَ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا، لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي، ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ، فَأَقُوْلُ: إِنَّهُمْ مِنِّي، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ! فَأَقُوْلُ: سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِيْ.)) [2]

---

1. صحیح بخاری، رقم:165/173۔ صحیح مسلم، رقم:266 (815).
2. صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم:6583.

''اور حضرت سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں حوض کوثر پر تمہارا پیش رَو ہوں گا، جو وہاں آئے گا پانی پیئے گا، اور جس نے ایک بار پی لیا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ بعض ایسے لوگ بھی آئیں گے جنہیں میں پہچانوں گا (اور سمجھوں گا کہ یہ میرے امتی ہیں) اور وہ بھی مجھے پہچانیں گے کہ میں ان کا رسول ہوں پھر انہیں مجھ پر آنے سے روک دیا جائے گا۔ میں کہوں گا یہ تو میرے امتی ہیں، لیکن مجھے بتایا جائے گا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نہیں جانتے آپ کے بعد ان لوگوں نے کیسی کیسی بدعتیں رائج کیں۔ پھر میں کہوں گا: دوری ہو، دوری ہو، ایسے لوگوں کے لیے جنہوں نے میرے بعد دین بدل ڈالا۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیثِ نبویہ

مراجع ومصادر

1: قرآن حکیم.

2: الـجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى، ومعه فتح الباری، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.

3: الـجـامـع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابى الجلبى، القاهرة، 1398هـ.

4: الســنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

5: الســنن لعبد اللّٰه محمد بن يزيد القزوينى، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى، مطبعة الحلبى، القاهرة.

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامى، بيروت، 1398هـ.

7: الســنـن لأبـي عبـد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت 303هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.

9: صحيح الجامع الصغير للألبانى، طبعة المكتب الإسلامى.

10: صـحـيـح مسـلـم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى، دار إحياء التراث، بيروت.

11: مـجـمـع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمى، منشورات دار الكتاب العربى، بيروت، 1402هـ.

12: مشكوٰة الـمـصـابيـح للتبريزى، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت.